اسلام میں عورت کا مقام اور عروج

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاء وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

’’اور جس فرشتے نے کہا اے مریم بیشک اللہ تعالی نے تجھ کو منتخب کیا
اور پاک وصاف رکھا اور سارے جہاں کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دی۔‘‘

میری پردہ نشین خواتین ماؤں اور بہنو!

آج کے اس ہفتہ واری اجتماع میں مجھے خطاب کرنے کے لئے کہا گیا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ خاص عورتوں میں مناقب اور حقوق سے متعلق کچھ معروضات پیش کردوں۔ میری ماؤں اور بہنو جب ہم تاریخ پڑھتے ہیں اور سیرت رسول ﷺ

پر غائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ عورتوں کو بڑے زمانہ تک ظلم وستم کی چکی میں پیسا جاتا رہا اور ان کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کئے جاتے رہے لیکن جب اسلام آیا تو سسکتی ہوئی انسانیت کی مسیحائی کی اور ظلم وستم کی چکی سے نکال کر نافع اور پرکشش زندگی عطا کی اور طرح طرح کے حقوق سے نوازا اور عورتوں کو احساس کمتری سے نکال کر احساس برتری پر لا کھڑا کیا اور جانوروں جیسا سلوک جوان کے ساتھ کیا جاتا تھا اس کو یکسر ختم کر دیا گیا۔ بلکہ اب تو عام طور پر عورتوں کو معلوم نہیں ہے کہ کس دور میں عورتوں کو زندہ جلایا جاتا تھا، ان کو زندہ گاڑا جاتا تھا مگر یہ واقعہ ہے کہ جو ان عورتوں اور کمسن بچیوں کو اس طرح کے نازیبا سلوک سے دوچار ہونا پڑا، ہندوستان ہو یا عرب کسی جگہ بھی عورتوں کو چین وسکون کی زندگی نصیب نہیں تھی سارے حقوق مردوں ہی کے لئے تھے اور عورتوں کی حیثیت ایک کپڑے اور کام چلاؤ مشین سے زیادہ نہ تھی اور کسی طرح کے بھی حقوق کا اپنے شوہر اور باپ سے مطالبہ کرنے کا حق نہ تھا۔ عورت ایک گونگی اور بے زبان بن کر بے بسی اور فقر وفاقہ کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوتی تھی اور ہندوستان میں تو شوہر کے مرجانے پر عورت کو زندہ رہنے اور زندگی گذارنے کا کوئی حق ہی نہ تھا۔

زمانہ جاہلیت میں عورت پر درندگی

ایسی عورت جس کو اسلام کے آنے سے پہلے اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔
اسے حقارت کی نظر سے ذلت ورسوائی سے دیکھا جاتا تھا، لعن طعن وتشنیع کی جاتی تھی۔
لیکن اسلام ہی کی بدولت اسے اونچا بلند وبالا مرتبہ ملا۔ اللہ اکبر!

ایک زمانہ ایسا بھی تھا جس میں لڑکی کے پیدا ہونے کو نحوست وبربادی وہلاکت وذلت ورسوائی وپشیمانی وشرمندگی سمجھی جاتی تھی۔

جس کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن کے اندر بہت اچھے انداز میں بیان کیا ”ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کو ساتھ لئے ہوئے پھرے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں!“ (سورۃ النحل)

زندہ دفن کرنے کا واقعہ سن کر سرکارِ مدینہ ﷺ اشکبار ہو گئے

زمانہ جاہلیت کی کارکردگی اللہ رب العزت نے درجِ بالا آیت میں بیان فرمائی ہے کہ جس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

سامعین کرام! صحابۂ رسول ﷺ قیس بن عاصم زمانہ جاہلیت کی اپنی داستان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے پیش کرتے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے اپنی کئی بیٹیوں کو زندہ درگور کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں اس پر رحم نہیں آیا کہا نہیں۔

واقعہ یوں بیان کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں جب اپنے گاؤں سے تجارت کے لئے روانہ ہو رہا تھا اس وقت میری بیوی حاملہ تھی، میں اسے اس بات کی تاکید کرتے ہوئے روانہ ہوا کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو اس کی پرورش کی جائے اگر لڑکی پیدا ہو تو اس کو زندہ درگور کیا جائے۔ میرے آنے تک میری بیوی کو لڑکی پیدا ہوئی جس کو اس نے اپنی بہن کے پاس پرورش کے لئے بھیج دیا۔ جب میں گھر پہنچا تو اس نے مجھے خبر دی کہ لڑکی پیدا ہوئی تھی جسے میں نے زندہ درگور کر دیا۔ کچھ دن کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک حسین وجمیل اور خوبصورت لڑکی ہنستے کھیلتے میری بیوی کے پاس آئی اور باتیں کرنے لگی۔ اس کی یہ الفت ومحبت میرے دل میں گھر کر گئی، میں محبت ولاڈ و پیار سے بچی کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ میری شفقت ومحبت بھری نگاہ کو دیکھ کر میری بیوی نے

اس راز کو عیاں کر دیا کہ یہ بچی میری اور آپ کی ہے۔ یہ سننا تھا کہ میری یہ محبت نفرت میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اس بچی کو نہلاؤ دھلاؤ اور نئے کپڑے پہناؤ میں اسے گھمانے کیلئے لے جاؤں گا، بیوی نے بچی کو بہت اچھی طرح تیار کیا۔

میں نے اپنی بیٹی اور پھاوڑے کو اپنے ساتھ لیا اور جنگل لے گیا۔ بچی کہتی رہی کہ ابا جان! آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ میں خاموش چلتا رہا کچھ نہ کہا یہاں تک کہ بیابان میں پہونچ کر میں نے پھاوڑے سے گڈھا کھودنا شروع کیا۔ اس دوران جو مٹی میرے کپڑوں پر لگتی میری بچی اپنے ننھے منے ہاتھوں سے اسے صاف کرتی اور کہتی اے ابا جان یہ سب آپ کیوں کر رہے ہیں؟

جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو اپنی اس بچی کو گڈھے میں ڈھکیل کر اس پر مٹی ڈالنے لگا۔ بچی کہنے لگی: اے ابا جان آپ کیا کر رہے ہیں، کیا آپ مجھے اس ویران جنگل کے اندر تنہا چھوڑ کر چلے جائیں گے، کیا آپ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر چلے جائیں گے؟ بچی رو رو کر کہہ رہی تھی لیکن اس وقت میرے دل پر کچھ اثر نہ ہوا میرا دل سنگ ہو گیا تھا۔ میں پتھر دل بن گیا تھا وہ آواز ابھی میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو بخش دے گا؟ اس واقعہ کے سننے کے بعد حضرت نبی اقدس سرورِ کائنات ﷺ نے جب اپنا چہرہ انور اٹھایا تو آپ کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں آپ اشکبار ہو گئے۔

آپ ﷺ کے ذریعہ عورت پر اللہ کی رحمت کا سایہ

ہمارے نبی اتنے رقیق القلب نرم مزاج اور نرم دل والے تھے کہ قرآن مجید نے خود آپ ﷺ کو ”رحمۃ اللعالمین“ کہا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ عورت کو جو عزت ورتبہ بخشا وہ کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ عورت پر صنف نازک ہونے

کی وجہ سے اتنا ہی بوجھ ڈالا جتنا وہ سنبھال سکتی ہے اور مرد کی قوت کی اعتبار سے اسے قوامیت کا مرتبہ عطاء کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے بھی آدمی کو اس بات کی تاکید کی کہ عورت نازک ہوتی ہے، اس کے چہرے پر نہ مارے، بوجھ کے تعلق سے ارشاد ربانی ہے: لاَ یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلاَّ وُسْعَھَا۔

اللہ تعالیٰ نے روحانی عبادت اور اخروی درجات وفضائل میں مرد وعورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی، دونوں کے لئے یکساں طور پر میدان عمل ہے اور دونوں زیادہ سے زیادہ نیکیاں واجر وثواب کما سکتے ہیں۔ مرد وعورت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر وثواب میں کچھ کمی بیشی نہیں کی جائے گی۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا.

’’بے شک مسلمان مرد مسلمان عورتیں اطاعت کرنیوالے مرد اطاعت کرنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والے عورتیں عاجزی کرنے والے مرد عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنے شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔‘‘

افضل ترین عورتیں

اسی طرح سے اس آیت کریمہ میں مرد وعورت اور ان کی صفات کو بیان کیا گیا۔ جو یکسانیت کا درجہ رکھتی ہیں اور دوسری جگہ بھی ارشاد فرمایا: وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُوْلٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلاَ یُظْلَمُوْنَ نَقِیْراً. (سورۃ النساء)

جو ایمان والا مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی کھٹلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔

اللہ اکبر! یہ مرتبہ واعزام اللہ کی جانب سے ہی تو ملا ہے اور ابھی اللہ رب العالمین کی جانب اپنے بندوں اور بندیوں کے لئے بہت اکرام وانعام ہیں۔ خاص کر مومنوں کے لئے اللہ رب العزت نے ایک سورۃ اتاری اسی کی بہ نسبت عورتوں کے لئے ایک مخصوص سورۃ (سورۃ النساء) اتاری اتنا ہی نہیں ہم تاریخ کی کتابوں خود کلام اللہ کو اپنی نظر سے جب پڑھ کر دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لقب سے ملقب کیا۔ یہ لقب جس کو دیا گیا وہ کون تھی؟ وہ خواتین ہی تو تھیں۔

عورتوں کے درجوں کو بلند کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ’’خَیْرُ نِسَائِھَا مَرْیَمُ بِنْتِ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتِ خُوَیْلِدِ. (مسلم) عالم میں افضل ترین عورت مریم علیہا السلام اور خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو جبرئیل نے فرمایا ’’ان کو جنت میں ایک ایسا گھر ملنے کی بشارت سنا دیجئے جو موتی کا ہوگا اور جس میں شور وغل محنت ومشقت نہ ہوگی۔‘‘

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں سب سے پہلے داخل ہونے والی خاتون ہیں یہ قریش کی ایک حسین وجمیل اور اہل دولت وثروت خاتون تھیں۔ قریش میں ان کا بڑا مرتبہ تھا ان کی تجارت کے مال ملک شام وغیرہ جایا کرتے تھے۔ رسوم جاہلیت سے پاک ہونے کی وجہ سے طاہرہ کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو بلا کسی پس وپیش اس دعوت کو قبول کیا اور مشرف باسلام ہوئے، ابدائے نبوت عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف انہیں کو حاصل ہے۔

بیٹی کی بخشش پر نجات کا وعدہ

عزیز ماؤں اور بہنو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے یہاں تین بیٹیاں ہوں اور اس کی پرورش اچھے انداز سے کی اور اس کی تربیت اور پڑھائی کروائی ہو اور بااخلاق لڑکے سے شادی کروائی تو اس کے لئے جنت ہے اور یہ لڑکیاں ماں باپ کے حق میں جہنم کی آڑ بن جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر دو بیٹی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دو بھی جہنم کے آڑ بنیں گی اور ایک کے متعلق بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں رقم کی ہے۔ عبدالمالک مجاہد نے اپنی کتاب سنہری کرنیں میں تاریخ کا ایک واقعہ سنہرے قلم سے درج کیا ہے جس کا مضمون ہے اور میری آنکھ کھل گئی، جس کے اندر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص جب اس کی بیوی حاملہ ہوئی تو اس کی خواہش یہ ہوئی کہ لڑکا ہوگا۔ حتیٰ کہ چھ لڑکیاں ہوئیں جب میری بیوی کو ساتواں حمل ٹھہرا تو میں نے ارادہ کرلیا کہ اگر ساتویں بھی لڑکی ہوگی تو میں اسے طلاق دے دوں گا اور اسی دن کی رات جب میں سو گیا خواب دیکھتا ہوں کہ قیامت واقع ہوگئی ہے اور میرا نامۂ اعمال پڑھا گیا اور مجھے

بائیں جانب والے (شمال والوں) میں شامل کیا گیا اور اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ملا کہ مجھے جہنم میں پھینک دیں۔ فرشتے مجھے پہلے جہنم کے پاس لے گئے وہاں دیکھتا ہوں کہ میری ایک لڑکی جہنم کے دروازہ پر کھڑی ہے اور مجھے میرے لئے وہاں آڑ بن گئی ہے اور دوسری جہنم پر لے گئے وہاں دوسری لڑکی اسی طرح سے چھ جہنم کے دروازوں پر چھ لڑکیاں کھڑی ہوئی تھیں اور میرے لئے رکاوٹ کا سبب بن رہی تھی۔ جب ساتویں جہنم کے پاس لے گئے وہاں نہ میری ساتویں لڑکی تھی اور نہ دروازہ پر کھڑی تھی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی، فوراً اپنے رب سے دعا کی اَللّٰھُمَّ الرُزُقُ السَّابِعَة اے اللہ! تو مجھے ساتویں بھی لڑکی عطا کر۔ یہ ہے بیٹی کی حیثیت اسلام کی نظر میں۔

ان لوگوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے جو آج بھی عورتوں اور لڑکیوں کو ذلت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ لڑکیوں کی پیدائش تو مال بینک سمجھنا چاہئے کہ جہنم میں داخل ہونے سے بچائے گی۔ اور ایک مومن کیلئے اصل کا میابی وکامرانی تو آخرت ہی میں ہے۔ اس لئے کہ دنیا تو ایک قید خانہ ہے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت۔ اس لئے کہ کافر کو تو صرف یہیں آرام ہے آنکھ بند ہوتے ہی تکلیف شروع اور مومن کیلئے دنیا میں پریشانی اور آخرت میں سہولت اور آرام کی زندگی ہوگی۔

ماں کا مقام

اللہ تعالیٰ نے ماں کا درجہ اتنا بڑھا دیا کہ قرآن مجید میں بعض مقامات پر جہاں اللہ کی عبادت کرنے کا حکم آیا ہے وہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بھی حکم دیا گیا۔ سورۃ لقمان اور سورۃ العنکبوت میں خود اللہ تعالیٰ نے انسان کو وصیت ونصیحت

کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کردی کہ عبادت الٰہی اور اطاعت رسولؐ کے بعد کس کا مرتبہ ہے فرمانبرداری کا تو مقام ماں باپ کا ہے۔ اور ایسی ماں کی خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اولاد کے حق میں جنت رکھ دی اور وہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ جس کا ذکر جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الاُمَّهَاتِ". اوران کے نافرمانی کے بدلہ میں جہنم تیار کی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ یہ فعل حرام کردہ فعلوں میں سے ہے۔ اگرچہ والدین غیر مسلم بھی ہوں تو ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے رہے ہوں تو اس وقت تم ان کی بات نہ مانوں۔ معصیت الٰہی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

ماں کا مقام ومرتبہ کیونکر بڑا نہ ہو جبکہ طرح طرح کی مشکلیں اور پریشانیاں جھیلتی ہے۔ نومہینہ تک پیٹ میں رکھنا اور کھانے پینے میں حد درجہ احتیاط برتنا کہ بچے پر کھانے پینے کا اثر نہ پڑے پیدائش کی تکلیف جس کا تصور تو وہ عورت کرسکتی ہے جو ولادت کی حالت سے دوچار ہوئی ہو پھر بلکہ بعض دفعہ تو جان بھی چلی جاتی ہے اور آج کل کے دور میں آپریشن کی سخت مشکلات کا بھی بارہا سابقہ ہوتا پھر جب بچہ پیدا ہوگیا تو اس کی پرورش بروقت کرکے مولود کی حفاظت اور اس کے آرام وراحت کا خیال، جس میں اپنی نیند کو قربان کرنا اس کے ساتھ گھر کے دیگر امور کو بھی بجالانا جو انتہائی مشکل کام ہے یہ سارے کام ایک فرمانبردار اور اطاعت شعار عورت انجام دیتی ہے۔

بیوی کا رتبہ

جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاوند کے لئے سکون وراحت کا سامان بنایا۔ جوڑا بنا کر تحفظ کا ذریعہ بنایا اسی سے قبیلہ وکنبے بنے اور وہ عورت جو اللہ اور رسول کی

اطاعت گزار اسلام کے قوانین پر چلنے والی اور شوہر کی فرمانبردار ہو اس کو دنیا کے سازوسامان میں شمار کرتے ہوئے فرمایا یہی عورت تمام سازوسامان میں بہترین دولت ہے۔ "اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعُ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَة" یہی عورت اپنی اور اپنے بچوں کی اور اپنے شوہر اور سارے گھرانے کی ایک بہترین تربیت کرسکتی ہے اور اپنے شوہر کی پریشانیوں کو دور کرنے کا اور انہیں راحت پہنچانے کا ایک باعث بنے گی۔ جیسے مائی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہمارے آخری نبی کو جب کہ غار حرا میں پہلی مرتبہ وحی نازل ہونے سے گھبرا گئے ناامیدی ظاہر کئے تو مائی خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کو تسلی بخش کلمات سنا کر ان کی گھبراہٹ وبے چینی کو دور کی۔

میاں بیوی میں الفت ومحبت

حقیقت میں اسی گھر میں چین وسکون ملتا ہے اور راحت وآرام کی زندگی بسر ہوتی ہے جس میں میاں بیوی میں الفت ومحبت ہو اور ہر ایک کو دوسرے کے حقوق کا خیال اور پاس ولحاظ ہو عورتوں میں بھی اللہ نے بے پناہ صلاحیتیں ودیعت کی ہیں اگر وہ چاہے تو پورے گھر کے ماحول کو سدھار سکتی ہے حتیٰ کہ شوہر اور پورے خاندان کو بھی دینی راہ پر گامزن کرسکتی ہے ایک واقعہ سناتا چلوں اصغر گونڈی ایک شاعر گذرے ہیں جب اس کا انتقال ہوگیا تو جگر مرادآبادی نے ان کی بیوی سے نکاح کیا اور جگر صاحب کی عادت شراب پینے کی تھی بکثرت شراب پیا کرتے تھے اور شعراء تو بکثرت شراب پیا کرتے تھے چنانچہ غالب کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ان کو شراب نہیں ملی اور پیسے بھی نہیں تھے کہ خرید سکیں تو یہ مسجد میں چلے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے کہ آج شاعر صاحب بھی مسجد میں آئے ہیں جماعت میں کچھ وقت باقی تھا تو انہوں نے دو رکعت نماز کی نیت باندھ لی جیسے سلام پھیرا دیکھا کہ ایک

صاحب پیچھے بیٹھے انتظار کررہے ہیں تو پوچھا کیا بات ہے کہنے لگے کہ دو بوتل شراب مسجد کے دروازے پر رکھا ہوں تو شاعر صاحب اٹھ کر چلدیئے مصلیوں نے کہا کہ شاعر صاحب اب نماز کھڑی ہونے والی ہے نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر جایئے تو غالب صاحب نے کہا کہ دو ہی رکعت میں کام چل گیا۔ (شراب مل گئی)

خیر تو میں یہ عرض کررہا تھا کہ جگر صاحب کی عادت شراب نوشی کی تھی ان کی بیوی نے اصلاح کرنا شروع کی شراب میں تھوڑا سا پانی ملا دیتی اس طرح تھوڑا تھوڑا ملاتی رہیں اور جگر صاحب کو احساس بھی نہیں ہوا اور کافی حد تک ان کی اصلاح ہوگئی۔ تو دیکھا آپ نے کہ عورتیں کیا نہیں کرسکتی ہیں۔ اگر عورتیں اپنے شوہروں سے یہ کہہ دیں کہ ہم اس وقت تک کھانا نہیں پکائیں گے جب تک آپ نماز کی پابندی نہ کرنے لگیں تو کیسے ممکن ہے کہ شوہر صوم وصلوٰۃ کے پابند نہ ہوجائیں لیکن آج کل تو ہماری مائیں اور بہنیں ہی دینی تعلیم سے بے بہری اخلاق وتہذیب سے عاری کیسے دوسروں کی اصلاح وتربیت کرسکتی ہیں آخر کیا رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا عورت نہیں تھیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت نہیں تھیں بلکہ ساری صحابیات ہی یہ کیسی متقیہ اور پرہیزگار تھیں جنہوں نے کتنے مردوں کو تعلیم دیں اوران کی اصلاح وتربیت کیں۔ آج عزم وہمت کے ساتھ خوف خدا اور اطاعت رسول کی ضرورت ہے اسی سے معاشرہ سدھر جائے گا اور بچے آگے چل کر قوم کے رہبر وقائد بنیں گے۔ اللہ ہماری عورتوں کو صحیح سمجھ عطا فرمائے اوراپنی ذمہ داری کا احساس عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

☆☆☆

لباس کی اہمیت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. فَاَکَلاَ مِنْهَا بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ.

"پھران دونوں (آدم وحوا) نے شجر ممنوعہ کھالیا تو ان کی شرمگاہیں عیاں ہوگئیں اور شرمگاہوں پر جنت کے پتے ڈھانپنے لگے۔"

خواتین ملت، پردہ نشین ماؤں اور بہنو! آج کے اس عظیم الشان جلسہ اصلاح معاشرے میں ایک اہم موضوع لباس کی اہمیت پر کچھ کلام کرنا چاہتا ہوں، لباس انسان کی اہم ضرورت ہے اوراسی لباس کے ذریعہ انسان اور جانور میں فرق وامتیاز ہوتا ہے کہ جانور لباس نہیں پہنتے البتہ اسے بھی اللہ تعالیٰ نے ستر پوشی کے لئے دُم یا